رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

لاہور پاکستان

الفضل

یوم شنبہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۱ | ۱۳ فتح ہش ۱۳۲۶ | ۲۹ محرم الحرام ۱۳۶۷ھ | ۱۳ دسمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۷۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۳ فتح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۳ بجے دوپہر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت سردی لگ جانیکی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہ العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

اکھنور کے محاذ پر دشمن کی تازہ کمک پہنچ گئی

اوڑی کے محاذ پر دشمن کو سخت نقصان اٹھانا پڑا

کیا مسلم لیگ کو توڑ دیا جائیگا؟

کراچی ۱۲ دسمبر مسلم لیگی حلقوں میں لیگ کے متعلق دو قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں اول یہ کہ آل انڈیا مسلم لیگ کو توڑ دیا جائے۔ دوسرے صرف ہندوستان میں اسکے وجود کو ختم کیا جائے دونو طرح ہندوستان میں رہنے والے مسلمان اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے میں آزاد ہونگے۔ یاد رہے کہ قائد اعظم محمد علی جناح نے کچھ عرصہ ہوا رائٹر کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے کہا تھا۔ کہ مسلم لیگ نے اپنے مقصد کو کہ ایک آزاد پاکستان کی حکومت قائم کیجائے حاصل کر لیا ہے۔ لہٰذا اب اسکی کیا ضرورت ہے؟ (ا۔پ)

ہندوستانی مسلمانوں کی حفاظت کا واحد طریق یہ ہے

کہ

پاکستان میں اقلیتوں کی حفاظت کیجائے۔ میاں افتخار الدین کا بیان

لاہور ۱۲ دسمبر پنجاب مسلم لیگ کے صدر میاں افتخار الدین نے ضلع لاہور کے ایک گاؤں میانی میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک آزاد اور جمہوری حکومت بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم پاکستان کے تمام باشندوں میں تمدنی اور اقتصادی اعتبار سے مساوات اور برابری پیدا کر دیں۔ اور امیر غریب کا امتیاز ختم کر دیں۔ اور ان کے لئے مفت تعلیم اور مفت طبی امداد کا انتظام کریں۔

آپ نے ہندوستان کے مسلمانوں کی حفاظت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہر مسلمان جس میں پاکستان کی ہمدردی اور ہندوستان کے چار کروڑ مسلمانوں کی محبت موجود ہے اس کا فرض ہے۔ کہ وہ پاکستان کی اقلیتوں کی جان و مال کی حفاظت کرے۔ صرف یہی ایک طریق ہے۔ جس سے ہم ہندوستان میں اپنے مسلمان بھائیوں کو خطرات سے بچا سکتے ہیں۔

میاں افتخار الدین نے سامنے سڑک پر جانے والے مہاجرین کے قافلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ کیا پچاس لاکھ غیر مسلموں کی جگہ پچاس ساٹھ لاکھ مسلمان مہاجرین کو بسا سکتے ہیں۔ اور اپنی تجارت اور زمینداری میں کھپا سکتے ہیں؟ آپ نے کہا۔ ان مہاجرین کو تسلی بخش طریق سے بسانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ صوبہ کی بڑی بڑی صنعتوں کو قومی قرار دیا جائے اور حکومت انہیں چلانے کا کام اپنے ہاتھ میں لے (ا۔پ)

کراچی ۱۱ دسمبر۔ اس خبر کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہو سکی۔ کہ پاکستان دستور ساز اسمبلی کا دوسرا اجلاس ماہ فروری ۴۸ء میں ہو رہا ہے۔ ابھی اس اجلاس کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ نیز سرکاری حلقے اس خبر کی بھی تصدیق نہیں کرتے۔ کہ مسٹر آئی آئی چندریگر کو دستور ساز اسمبلی کا ممبر بنایا جا رہا ہے۔ مسٹر اصفہانی کے امریکہ میں سفیر بن جانے کی وجہ سے اسمبلی میں ایک سیٹ خالی ہو گئی ہے

کشمیر کی جنگ آزادی

راولپنڈی ۱۲ دسمبر۔ آزاد فوج کا اعلان مظہر ہے۔ کہ آج اوڑی کے محاذ پر دشمن کے ۱۵ فوجی چھکڑے تباہ اور ۵۰ ٹروپ ہلاک کر دئے گئے۔ ہماری فوج کا صرف ایک مجاہد شہید ہوا۔ اور تین زخمی اس کے علاوہ جموں ریاست میں سعری کے علاقہ پر دشمن کی چوکی پر حملہ کیا گیا جہاں دشمن کثرت سے شہری آبادی اور دیہات پر بموں اور گولیوں کا استعمال کر رہا ہے۔ اکھنور کے محاذ پر دشمن کی تازہ کمک پہنچ گئی ہے۔ رجوجیاب کے علاقہ میں بموں اور گولیوں سے کام لے رہی ہے۔

قائد اعظم کا فرمان

"پاکستان کی ترقی کا راز اسکی تجارتی اور صنعتی ترقی میں مضمر ہے"

اور

"پاکستان انڈسٹریز اینڈ جنرل ملز (لمیٹڈ) اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے"

اور

آپ کے سرمایہ کی بہترین محافظ

مملکت خداداد پاکستان کی اس سب سے پہلی اور کامیاب ترین کمپنی نے مشترکہ قومی سرمایہ سے کمپنیز ایکٹ کے مطابق رجسٹرڈ ہوتے ہی صرف دس دن کے قلیل عرصہ میں ایک قابل رشک کامیابی حاصل کر کے اپنا کاروبار شروع کر دیا۔

اسے

حکومت مغربی پنجاب نے قومی صنعت کو فروغ دینے کیلئے بیش بہا رقم عطا فرمائی ہے۔

کمپنی نے

قوم اور ملک کی فوری ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے صنعتوں کو اعلیٰ پیمانہ پر شروع کرنیکا حسب ذیل پروگرام مرتب کر لیا ہے

اسلحۂ جنگ:۔ یعنی بندوق۔ رائفل۔ پستول اور ریوالور وغیرہ بنانے کی فیکٹری

ٹکسٹائل مل:۔ میاں چنوں میں کپڑا سازی (ٹیکسٹائل) کا ایک شاندار کارخانہ

آلات زراعت:۔ دیگر مشینری۔ پرزہ جات اور بٹن بنانے کی ورکشاپ

مندرجہ ذیل قیمت کے حصص برائے فروخت ہیں

۱۔ خصوصی حصص مالیتی یکصد روپیہ فی حصہ پچاس روپیہ ہمراہ درخواست اور پچاس روپیہ الاٹمنٹ پر

۲۔ معمولی حصص درجہ الف مالیتی پچاس روپیہ فی حصہ چھ روپیہ چار آنہ ہمراہ درخواست اور چھ روپیہ چار آنہ الاٹمنٹ پر اور بقایا رقم دو مساوی اقساط میں

۳۔ معمولی حصص درجہ ب:۔ مالیتی پانچ روپیہ فی حصہ ایک روپیہ چار آنہ ہمراہ درخواست اور ایک روپیہ چار آنہ الاٹمنٹ پر اور بقایا رقم دو مساوی اقساط میں)

انشاء اللہ کمپنی اپنے حصہ داروں کو پہلے سال میں ہی توقع سے بڑھ کر منافع دے گی

تفصیلات اور پراسپکٹس کیلئے

میسرز ایم اسمٰعیل اینڈ سنز

مینجنگ ایجنٹس

دی پاکستان انڈسٹریز اینڈ جنرل ملز لمیٹڈ ۵ مال روڈ لاہور کو لکھیے

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید ۔۔۔ الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ ۔۔۔ میکلوڈ روڈ لاہور

پاکستان کے امریکن سفارتخانے کے سامنے

مسلمان نوجوانوں کا مظاہرہ

لاہور ۱۲ دسمبر۔ آج آل انڈیا پاکستان مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے ممبران نے امریکی سفیر کی رہائشگاہ کے سامنے ایک (نامناسب) مظاہرہ کیا۔ اور مجلس اقوام کے تقسیم فلسطین کے فیصلے کیخلاف نعرے لگائے۔ اور امریکہ کی اس فیصلہ کے حق میں جدوجہد کی مذمت کی۔ امریکی سفیر مقیم لاہور مسٹر ایم۔ این کونٹس نے طلبا کو یقین دلایا۔ کہ وہ اپنی حکومت کو انکے خیالات سے آگاہ کر دینگے۔ اسپر طلبا واپس چلے گئے۔ (ا۔پ)

پاکستانی فوج کو اپنی ذمہ واریوں کا احساس کرنا چاہیئے

راولپنڈی ۱۱ دسمبر۔ پاکستان کے کمانڈر انچیف نے پاکستان کی فوجوں کے نام وزیر اعظم اور ڈیفنس ممبر کا پیغام پہنچایا ہے۔ جس میں انہوں نے فوجوں کو بتایا ہے۔ کہ وہ اب پاکستان کے سپاہی ہیں۔ جو ان کا اپنا ملک ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر آپ اس زبردست تغیر کا صحیح صحیح احساس کر لیں۔ تو آپ ان اہم ذمہ واریوں کو جو آج آپ کے کندھوں پر قوم کی طرف سے ہیں پوری طرح سرانجام دے سکو گے۔ آپ اس بات کا بہت خیال رکھیں۔ کہ قوم کا ایک پیسہ بھی ضائع نہ ہو۔ اور تمام فضول اخراجات کو بند کر دیا جائے۔ آجکل ہم ایک پر آشوب زمانے سے گزر رہے ہیں۔ اور حکومت پاکستان اور پاکستان کے لوگ آپ سے پورے پورے تعاون کی امید رکھتے ہیں۔ اور وہ آپ کی تنظیم۔ اخلاق۔ اور ہمت پر فخر کرتے ہیں۔ اور ان وجوہات کی بنا پر امید کی جاتی ہے۔ کہ یہ اپیل رائیگاں نہیں جائیگی۔ (ا۔پ)

— لاہور ۱۲ دسمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے اعلان کیا ہے۔ کہ تمام لائسنسدار جو بازاروں میں اسلحہ لگائے پھرتے ہیں اپنے لائسنس ہمراہ رکھیں۔ ورنہ انہیں ملزم گردانا جائے گا (ا۔پ)

پناہ گزینوں کی حالت تسلی بخش نہیں

کراچی ۱۲ دسمبر۔ وزیر پناہ گزین مسٹر غضنفر علیخاں نے ایک بیان میں کہا۔ ابھی پنجاب میں پناہ گزینوں کی حالت تسلی بخش نہیں۔ بہت سے پناہ گزیں بسائے جا چکے ہیں۔ اور ابھی کافی بسائے جانے ہیں۔ آپ نے ڈاکٹروں وطبی امداد کمبل اور گرم کپڑوں کے لئے لوگوں سے پناہ گزینوں کے لئے اپیل کی۔ (ا۔پ)

— کراچی ۱۱ دسمبر آج شام مسٹر غضنفر علی خاں وزیر خوراک پاکستان اور مسٹر ممتاز دولتانہ وزیر مال پنجاب لاہور سے بذریعہ ریل یہاں پہنچے (ا۔پ)

آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس

کراچی ۱۲ دسمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے ۴۵۰ ممبروں میں سے ساڑھے تین سو ممبروں کی شمولیت کی توقع ہے۔ یہ اجلاس ۱۴۔ اور ۱۵ دسمبر کو کراچی میں منعقد ہوگا۔

پنجاب کے نمائندگان میں سے میاں ممتاز دولتانہ کل پہنچ گئے تھے۔ اور خان افتخار حسین خان ممدوٹ۔ سردار شوکت حیات اور بعض دوسرے ممبران کے آج پہنچنے کی توقع ہے (ا۔پ)

فاقہ سے موت

مدراس ۱۱ دسمبر۔ آج یہاں ایک شخص وردو دھنا گر کے سٹیشن پر فاقہ سے مرگیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک غریب کاشتکار تھا۔ امسال بارش نہ ہونے کیوجہ سے اس علاقہ میں قحط پڑگیا ہے۔ اور غریب مزدور خوراک اور روزگار کی تلاش میں ضلع مدورا میں آ رہے ہیں (ا۔پ)

انگریز عربوں کیساتھ ملکر یہود پر حملے کرتے ہیں

بیت المقدس ۱۱ دسمبر۔ یہودی مفسدہ پردازوں کی ایک مجلس نے برطانیہ کے افسروں پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ یہود پر حملے کرنے کے لئے عربوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ اس مضمون کی چار سو چٹھیاں یہودیوں کی طرف سے برطانیہ بھیجی گئی ہیں۔ (رائٹر)

مظاہرین پر لاٹھی چارج

کلکتہ ۱۱ دسمبر۔ آج اسمبلی ہاؤس کے سامنے سیکورٹی بل کے خلاف مظاہرین نے پولیس پر پتھر اور اینٹیں برسائیں۔ پولیس نے لاٹھی چارج کی۔ اشک آور گیس استعمال کی جس کی وجہ سے ۲۰ آدمی زخمی ہوگئے جن کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ چونکہ سکیورٹی بل کی بحث کو ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس کو موجودہ سیشن کو بند کر دیا گیا ہے۔ (ا۔پ)

گاندھی جی کی نصیحت

نیو دہلی ۱۱ دسمبر آج چند ریاست کے راجاؤں کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا کہ راجہ کو اپنی ریاست کے لوگوں کے ساتھ چلنا چاہیئے وہ لوگوں کے حقوق کے محافظ ہیں۔ انہیں اپنے آپ کو لوگوں کا خادم سمجھنا چاہیئے۔ اور اپنی ذمہ واریوں کا اچھی طرح احساس کرنا چاہیئے۔ (ا۔پ)

جبراً اغوا شدہ عورتوں کو واپس لانیکی مہم

نئی دہلی ۱۱ دسمبر۔ مسز رمیشور ی نہرو نے ابھی حال ہی میں لاہور کی اس کانفرنس میں شرکت کی جسمیں اغوا شدہ عورتوں کو واپس دلانے کے مسئلہ پر غور کیا گیا آج مسٹر گاندھی سے ملاقات کی مسٹر گاندھی نے اس بات کو پسند نہیں کیا۔ کہ خدمت خلق کے کام کے والنٹیرز دوسرے علاقے میں فوج کی حفاظت میں جائیں۔

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پہلے مشرقی پنجاب میں اغوا شدہ عورتوں کو حاصل کیا جائے گا ۴م تاکہ ہندو اور سکھ عورتوں کو پاکستان سے حاصل کرنا آسان ہوجائے۔ (ا۔پ)

بمبئی اور احمد آباد سے سوتی کپڑا لانیکی کوشش

لاہور ۱۲ دسمبر۔ حکومت مغربی پنجاب اسسٹنٹ ڈائرکٹر سول سپلائیز کے دفتر میں ۱۵ دسمبر کو گیارہ بجے صبح ایک مجلس منعقد کرے گی۔ جس میں احمد آباد اور بمبئی سے کپڑا لانے کے امور پر غور کیا جائے گا۔ تمام وہ اشخاص اور کمپنیاں جنہوں نے کپڑے کے کاروبار کیلئے درخواستیں دی ہوئی ہیں۔ اس میں شریک ہوں۔ (ا۔پ)

قائد اعظم ریلیف فنڈ

پشاور ۱۲ دسمبر۔ پشاور ڈسٹرکٹ بورڈ نے اپنی آمدنی کا پانچ فیصدی قائد اعظم ریلیف فنڈ میں پیش کیا ہے۔ وہ یہ رقم جب تک یہ فنڈ قائم ہے دیئے جائیںگے۔ (او۔پی۔آئی)

صدر انجمن عباد الرحمن کی طرف سے جنگ کشمیر کی

امداد کرنے کی اپیل

لاہور ۱۱ دسمبر۔ مسٹر بی۔ ایچ جعفری صدر انجمن عباد الرحمن نے جو ابھی کشمیر کے محاذ جنگ کو دیکھ کر آئے ہیں۔ ایک بیان میں آزاد کشمیر کے لوگوں کی امداد کیلئے اپیل کی ہے۔ ڈوگرہ راج کے ظلموں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ پاکستان کے ہر باشندے کا فرض ہے۔ کہ کشمیری بھائیوں کے لئے ہر ممکن مدد کرے۔ یہ لوگ آجکل بھوک اور سردی سے مر رہے ہیں۔ اسلئے نہایت ضروری ہے۔ کہ گرم کپڑے اور طبی امداد فوراً پہنچائی جائے۔ آپ نے آزاد کشمیر فوج کی بہادری کی تعریف کی آپنے کہا کہ انکے حوصلے بلند ہیں۔ اور انہیں اپنی کامیابی کا کافی یقین ہے نیز آپ نے فرمایا۔ کہ کشمیر اور پاکستان کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ دونوں کے ساتھ جینا ہے اور دونوں کے ساتھ مرنا ہے۔ اور کشمیر کے مستقبل سے پاکستان کا سب سے زیادہ تعلق ہے۔ آپنے ریٹائرڈ فوجیوں سے درخواست کی۔ کہ وہ اپنے بھائیوں کی مدد پہنچیں۔ (او۔پی۔آئی)

پاکستان پُرامن فضا پیدا کرنا چاہتا ہے

دیوان چمن لال کا بیان

نیو دہلی ۱۱ دسمبر۔ مسٹر محمد رضوان اللہ ممبر ہندوستان دستور ساز اسمبلی نے یہاں پر ایک تقریر میں پاکستان کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہا ہے۔ کہ فضا ایسی بہتر ہوجائے۔ کہ پناہ گزین واپس اپنے مکانوں میں آسکیں۔ آپ گذشتہ ایام میں ہندوستان کیطرف سے پاکستان میں امن اور صلح کے قیام میں مدد دینے کیلئے ایک وفد لیکر گئے تھے اپنے وفد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ وفد نہایت کامیاب رہا ہے ہر جگہ اسکا گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔

دیوان چمن لال نے بھی تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ کہ پاکستان پُرامن فضا پیدا کرنے کا خواہشمند ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ اقلیت کو خاص علاقہ یا قصبہ میں بسایا نہیں جاسکتا۔ بلکہ ضرورت ہے۔ کہ ہر جگہ کی فضا خوشگوار ہو۔

اچاریہ شنکر راؤ جنرل سیکرٹری آل انڈیا کانگرس جن کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا نے اس امر کا اظہار کیا۔ کہ بالآخر دو حکومتیں*

* ملک تشکیل کی۔ اور اپنے ذرائع رائج کرینگی۔ کہ اقلیتوں کو اپنی عزت کے ساتھ رہنا ممکن ہوجائے مسٹر محمد رضوان اللہ نے مسٹر گاندھی پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔ اور انکو اپنے وفد کی رپورٹ سے آگاہ کیا۔ (ا۔پ)

حکومت کی طرف سے پناہ گزینوں کو

مالی اعانت

شملہ ۱۲ دسمبر۔ مشرقی پنجاب کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دیہات میں غریب پناہ گزینوں کو جو روز کی خوراک نہیں خرید سکتے۔ کچھ روپیہ قرض کے طور پر دے۔ اس طرح حکومت کو ۸ لاکھ روپیہ کا خرچ پڑے گا۔ بالغ مرد عورت کو ۲ ½ روپے اور بچوں کو دو روپے ماہوار قرض دئے جائینگے۔ پناہ گزین اس رقم سے ڈپو سے سستے داموں پر گندم خرید سکینگے۔ (ا۔پ)

مکانوں پر ناجائز قبضہ کرنیوالوں کیخلاف مہم

لاہور ۱۱ دسمبر۔ یہاں پر مکانات کا سختی سے معائنہ کیا جارہا ہے تاکہ جن لوگوں نے ناجائز قبضہ جمار کھا ہے انکو باہر نکالا جائے۔ اور مناسب لوگوں کو جن کا لاہور میں رہنا ضروری ہے بسایا جائے۔ حکومت کا خیال ہے۔ کہ جلدی ہی ایسے لوگوں کو مکانات مہیا کرنے میں کامیاب ہوسکے۔ اگر حالات کے بدل جانے کی وجہ سے مکانات کا کرایہ ۲۵ فیصدی کم کر دیا جائے لوگوں کے مطالبہ پر حکومت ہاؤس ٹیکس اور کرایہ میں مزید تخفیف بھی کرے۔ (ا۔پ)

روزنامہ الفضل لاہور
۱۳ دسمبر ۱۹۴۷ء

مسلم لیگ کو توڑنا نہیں چاہیئے

پاکستان بن جانے کے بعد مسلم لیگ کچھ ایسی بے کار سی ہوگئی ہے۔ کہ گویا اس کا کام صرف اتنا ہی تھا۔ کہ ملک کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرا لے۔ اس کے بعد پاکستان کے لوگ جانیں جو چاہیں کریں۔ یہی وجہ ہے کہ اب یہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ اس مجلس کو کسی نئے سانچے میں ڈھالا جائے۔ ایک خیال یہ ہے کہ اس کو بالکل توڑ دیا جائے۔ اور اس کی جگہ نیشنل لیگ بنائی جائے۔ جس میں ہر قوم اور مذہب کے لوگ شامل ہوں۔ اس کی غرض جہاں تک ہم سمجھ سکے ہیں یہی ہے کہ پاکستان میں مذہبی فرقہ داری کو ختم کر دیا جائے۔ اور چونکہ نیشنل لیگ میں مسلمانوں ہی کی اکثریت ہوگی۔ اس لئے مسلمانوں کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچے گا۔ بلکہ وہ جس طرح چاہیں گے اس کو چلائیں گے۔ یہ بات واقعی غور طلب ہے۔ کہ ہندو سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان جو تلخی پیدا ہوگئی ہے اس کو کس طرح کم کیا جائے تاکہ اقلیتوں کے دلوں میں پاکستان حکومت کے وفا سے اعتماد پیدا کیا جا سکے۔ لیکن ہمارے خیال میں اس غرض کے حاصل کرنے کے لئے ضروری نہیں کہ مسلم لیگ کو ختم کر دیا جائے۔ اور اس کی جگہ نیشنل لیگ بنائی جائے۔ محض نیشنل لیگ بنانے سے اقلیتوں کا اعتماد حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ ان کو جو اعتراضات موجودہ صورت میں ہیں وہ پھر بھی قائم رہیں گے۔ اور جس طرح کانگرس باوجود اپنے جمہوری اصولوں کے مسلمانوں کا اعتماد حاصل نہ کر سکی۔ اسی طرح نیشنل لیگ بھی اقلیتوں کا اعتماد حاصل نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ جس طرح کانگرس میں ہندوؤں کی اکثریت مسلمانوں کے خیال میں ان کے اغراض کو مدنظر نہیں رکھتی تھی۔ اسی طرح پاکستان کی اقلیتیں بھی اپنے آپ کو ایک ایسی مجلس میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہوگی۔ اپنی جداگانہ اغراض کے لئے مفید نہیں سمجھیں گی۔ گویا اقلیتوں کا سوال ویسے کا ویسا ہی لاینحل رہے گا۔ اس لئے جس غرض کے لئے مسلم لیگ کو توڑ کر اس کی جگہ نیشنل لیگ کا قیام ضروری سمجھا جا سکتا ہے۔ وہ پورا نہیں ہوگا۔ بلکہ عین ممکن ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ میں موجودہ صورت سے بھی زیادہ پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں۔

ہمارے خیال میں مسلم لیگ کو توڑنا نہیں چاہیئے بلکہ جو تعطل اس میں پیدا ہوگیا ہے۔ اس کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اس کے مقاصد اور اغراض میں ایسی تبدیلیاں کر دی جائیں۔ جن سے اس کی موجودہ بے کاری کی حالت جاتی رہے۔ اور وہ تبدیلیاں اس قسم کی ہوں۔ کہ اس کی جد و جہد پاکستان کو زیادہ سے زیادہ شاندار اسلامی حکومت بنانے پاکستان کے باشندوں کا معیار زندگی بلند کرنے اور اس کی اخلاقی اور معاشرتی تربیت کے لئے وقف ہو۔

اس وقت دنیا میں نئی نئی پارٹیاں بنانے کا مرض بہت بڑھ گیا ہوا ہے۔ پاکستان بھی اس سے محفوظ نہیں۔ ایسی صورت میں ایک مضبوط اسلامی پارٹی کا ملک میں ہونا نہایت ضروری ہے۔ جو حکومت کو اپنے اسلامی حکومت ہونے کے فرائض سے روشناس کراتی رہے۔ اور ہمارے خیال میں مسلم لیگ ہی کو اپنے نئے اغراض و مقاصد کے ساتھ وہ پارٹی بنایا جا سکتا ہے۔ اسلامی آئین میں اقلیتوں کے جو تحفظات موجود ہیں۔ ان سے بڑھ کر دنیا کے کسی اور آئین میں نہیں ملیں گے۔ اس لئے اقلیتوں کا سوال خود بخود حل ہو جائے گا۔ اسلامی حکومت کے متعلق جو غلط فہمیاں غیر مسلم اقوام میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کو رفع کر دیا جائے تو ہمارے خیال میں اقلیتوں کا اعتماد حاصل کرنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ اور یہ غلط فہمیاں ہم اپنا عملی نمونہ پیش کر کے ہی دور کر سکتے ہیں۔

اغواشدہ مسلم لڑکیاں

گیارہ دسمبر کی اشاعت میں معاصر نوائے وقت میں مندرجہ ذیل اداری نوٹ شائع ہوا ہے۔

"مشرقی اور مغربی پنجاب میں اس وقت اغواشدہ لڑکیوں کو برآمد کرنے کی مہم جاری ہے۔ دونوں حکومتوں کے درمیان طے شدہ پالیسی کے مطابق فوجی افسروں اور سپاہیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ برآمد کرنے والی پارٹیوں کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔ اور ان کو ہر قسم کی مدد پہنچائیں۔ مغربی پنجاب سے ابھی تک اس قسم کی کوئی رپورٹ نہیں موصول ہوئی۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ پاکستان کے فوجی سپاہی مشرقی پنجاب سے بھیجی ہوئی برآمد کرنے والی پارٹیوں سے تعاون نہیں کرتے۔ لیکن مشرقی پنجاب کے متعلق میجر غلام رسول صاحب نے جو قابل وثوق اطلاعات دی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان ———— کی برآمد کرنے والی پارٹیوں کے ساتھ مشرقی پنجاب کے فوجی سپاہی یہاں تک کہ ڈی۔سی۔او کے افسران بھی تعاون نہیں کرتے۔ تعاون تو کجا وہ اور الٹا راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ مثلاً میجر غلام رسول اور ان کی پارٹی کو امرتسر میں یہ کہا گیا۔ کہ وہ اسلحہ کے ساتھ اغواشدہ مسلم خواتین اور لڑکیوں کی تلاش میں نہیں جا سکتے۔ جو غیر مسلم سپاہی ان کے ساتھ گئے بھی تو انہوں نے ہر گاؤں میں تلاش و جستجو کے کام میں بلاوجہ تاخیر پیدا کرنے کی کوشش کی تاکہ لڑکیوں کو دوسرے گاؤں میں منتقل کر دیا جا سکے۔ اس طرح غیر مسلم فوجی سپاہی گاؤں والوں کے ساتھ مل کر تلاش کو ناکام بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لڑکیوں کو طرح طرح سے دھمکیاں دے کر اور غلط باتیں بتلا کر تلاش پارٹیوں کے ساتھ جانے سے روکا جاتا ہے۔

یہ صورت حال قطعاً ناقابل برداشت ہے اور اس کا تدارک ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ ورنہ اس کا اثر مغربی پنجاب کی غیر مسلم لڑکیوں کی تلاش و جستجو کے کام پر بھی بہت خراب پڑیگا۔ ضرورت ہے کہ حکومت مغربی پنجاب مشرقی پنجاب کی حکومت اور افسروں کو اس صورت حال سے مطلع کرے۔ اور دونوں حکومتیں متحدہ اور مشترکہ طور پر تعاون سے انکار کرنے والے فوجی افسروں اور سپاہیوں کو سزائیں دیں۔ بغیر ان کارروائیوں کے ان ہزاروں معصوم اور بے قصور مسلم لڑکیوں اور خواتین کو وحشیوں کے چنگل سے نہیں چھڑایا جا سکتا۔ جو آج ہمارے اعمال کی سزا بھگتنے پر مجبور ہیں۔"

اس نوٹ کو پڑھ کر پہلا اثر یہی ہوتا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کی حکومت کوئی ایسا اقدام نہیں لے رہی جو اس معاہدہ کے مطابق ہو۔ جو ابھی حال ہی میں دونوں حکومتوں کے درمیان ہوا ہے اور وہ اپنی اس پرانی پالیسی پر ہی چل رہی ہے کہ معاہدہ تو بڑھ بڑھ کر کر لیا جائے۔ مگر اس پر عمل بالکل نہ کیا جائے۔ کئی گذشتہ معاملات میں اس کا نہایت تلخ تجربہ ہو چکا ہے۔ اور مشرقی پنجاب کی حکومت بلکہ ہندوستان کی مرکزی حکومت نے بھی کئی ایسی مثالیں پیش کی ہیں۔ کہ معاہدہ کر کے بھی عمل اس کے خلاف کرتی رہی ہے۔ جس کا نتیجہ ہمیشہ خطرناک پیدا ہوتا رہا ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ اس کا رد عمل پاکستان میں بھی نہ ہو۔ کئی بار اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ پالیسی آخر میں اس قدر خطرناک ثابت ہوگی۔ کہ ہندوستان اور پاکستان دونوں تباہ ہو جائیں گے۔ یہ عذر جو بعض اوقات پیش کیا گیا ہے۔ کہ بعض سرکاری افسروں کو حکومت کے احکام کی تعمیل کرانے میں دقت ہوتی ہے۔ نہایت غیر معقول ہے۔ اگر حکومت چاہے تو ایسے افسروں سے تعمیل حکم کرا سکتی ہے۔ اور اگر اس کا اتنا بھی اثر نہیں۔ تو حکومت محض ایک کھیل کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اگر ایسے سینہ زور اور نافرمان افسروں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں۔ تو یقیناً اس کا اثر اچھا ہو سکتا ہے۔

اغواشدہ لڑکیوں کا معاملہ ایک نہایت نازک معاملہ ہے۔ ذرا غور فرمانا چاہیئے کہ جن والدین کی لڑکیاں اس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ ان کی دیگر مصیبتوں میں یہ مصیبت کتنے اضافہ کا باعث ہو رہی ہے۔ پھر یہ شجاعت کے اولین اصولوں کے بھی خلاف ہے۔ کہ عورتوں کو مظالم کا تختہ نہ بنایا جائے۔ خواہ وہ دشمن قوم کی عورتیں کیوں نہ ہوں۔

دیگراں را نصیحت

آپ کسی کاروباری آدمی سے ملیں اور کاروبار کی باتیں شروع ہوں۔ تو یہ فقرے ضرور سنیں گے کہ "اجی پاکستانی حکومت ہے۔" "ساری برائی تو انہی لوگوں کی وجہ سے ہے جو آگے لگے ہوئے ہیں" "ان کو یہ کرنا چاہیئے تھا۔" "اب تو اللہ اللہ ہی باقی رہ گیا ہے۔" چنانچہ ایک ایسے ہی دوست سے بھی شرف ملاقات ہوا۔ تقریباً یہی باتیں ان سے بھی سننے میں آئیں۔ ہم نے کہا کہ لوگوں کو ہمت کرنا چاہیئے۔ اور پاکستان کو صحیح معنوں میں حکومت بنانا چاہیئے۔ تو فرمانے لگے کہ "لوگوں بیچاروں کا کیا قصور جب حکومت کچھ کرے بھی" پھر فرمایا۔ "یہ لوگ تو اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے لئے کام پیدا کرنے کے لئے آگے آ رہے ہیں۔ ان کو کیا۔ چاہے قوم غرق ہو جائے" ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ ایک صاحب اور تشریف لائے۔ اور آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ فلاں لڑکے نے جو فلاں آدمی کا بیٹا ہے کلرک کی اسامی کے لئے درخواست دی ہوئی ہے۔ آپ فلاں افسر سے مل کر سفارش کریں۔ ان کا والد معذور ہے ورنہ وہ خود کوشش کرتا" آپ نے فوراً امیدوار کا نام اور درخواست کا رجسٹر نمبر نوٹ کر لیا۔ اور فرمایا کہ "اگر کسی وزیر کا آدمی سفارش نہ لے آیا تو انشاء اللہ کام بن جائے گا۔ میں فلاں روز ان افسر سے مل کر سب کچھ انتظام کر لونگا" ذرا غور فرمایئے یہ صاحب خود ایک بڑے کامیاب دوکاندار ہیں۔ آجکل ذرا مندا ہے لیکن آپ میں اتنی تاب نہیں کہ قوم کے لئے اپنے ذرا سے نقصان کو برداشت کر سکیں۔ اور جس بات کے لئے وہ ابھی ابھی وزیروں اور دوسرے صاحب رسوخ لوگوں کو متہم کر رہے تھے

مرزا احمد شفیع صاحب شہید کی زندگی کے مختصر حالات

از جناب مرزا عزیز احمد صاحب سیالکوٹ

احباب کرام نے برادرم مرزا احمد شفیع صاحب بی۔ اے کی قادیان میں شہادت کی خبر پڑھی ہوگی۔ ذیل میں خاکسار شہید مرحوم کے مختصر حالات زندگی عرض کرتا ہے۔

برادرم مرزا احمد شفیع صاحب حضرت مرزا محمد شفیع صاحب (محاسب صدر انجمن احمدیہ) مرحوم و مغفور کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ اگست ۱۹۱۶ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے ہی نہایت متین اور کم گو واقع ہوئے تھے۔ طبعاً بہت ذہین تھے۔ اور اس کے علاوہ علم کا شوق بھی بہت تھا۔ علم ریاضی کے خاص طور پر ماہر تھے ۱۹۳۲ء میں آپ نے اعلیٰ نمبروں سے میٹرک پاس کیا۔ چونکہ حساب کی طرف خاص رغبت تھی۔ اس لئے ایف۔ اے اور بی۔ اے میں ڈبل میتھ لے کر اعلیٰ نمبروں سے ڈگری حاصل کی۔ طبیعت حد درجہ سادہ تھی۔ اس لئے بورڈنگ میں رہنے کے باوجود اور کالج کی زندگی گزارنے کے باوجود آپ نے وہاں کے ماحول کا کوئی اثر نہ لیا۔ اور نہایت ہی سادگی سے یہ ایام گزارے۔

ڈگری حاصل کرنے کے بعد ۱۹۳۷ء میں آپ ٹریننگ کالج لاہور میں S.A.V. کی ٹریننگ کے لئے داخل ہو گئے۔ جہاں آپ نے ایک سال میں ٹریننگ حاصل کر لی۔ اس وقت سے آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بطور استاد کے اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ سلسلہ کی خدمت کو اپنا شعار بنایا۔ نماز باجماعت اور خدام الاحمدیہ کے کاموں میں بہت دلچسپی لیتے رہے۔ ہر قسم کے چندوں اور خصوصاً تحریک جدید میں ہر سال اضافہ کے ساتھ حصہ لیتے رہے۔ اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک اپنے فرائض کو نہایت احسن طور پر نبھاتے رہے۔ اور آخر ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو اپنے مرکز اپنے جان سے پیارے قادیان کی حفاظت کرتے ہوئے ہمیشہ کے لئے اپنے محبوب حقیقی کی گود میں جا بیٹھے انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

یہ زندگی چند روزہ ہے۔ ہر ایک نے بہرحال مرنا ہی ہے۔ پس کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جس کو اپنے حقیقی محبوب کے راضی کرنے کا موقعہ مل جائے۔ وہ دن دور نہیں۔ جب احمدیت کی تاریخ پڑھنے والے نونہال ان جاں نثار ہستیوں پر رشک کریں گے

پس جہاں ہمارا دل مرحوم کی اعلیٰ درجہ کی شہادت سے مطمئن بلکہ خوش ہے۔ وہاں ہمیں اپنے عزیز بھائی کی اس مادی جدائی کا سخت رنج ہے۔ حضرت مرزا محمد شفیع صاحب مرحوم و مغفور نے دو نونہال اپنے پیچھے چھوڑے تھے۔ جن میں سے ایک نے جام شہادت حاصل کر کے ابدی زندگی حاصل کر لی ہے دوسرے صاحبزادے مرزا منور احمد صاحب مولوی فاضل واقف زندگی امریکہ میں تبلیغ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی زندگی میں بہت ہی برکت دے۔ اور ان کو اسلام کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے آمین۔ ان کی والدہ نہایت ضعیف العمر ہیں۔ مگر اس ضعیفی میں انہوں نے نہایت ہی اعلیٰ صبر کا نمونہ دکھایا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو بڑے بڑے اجروں کا وارث بنائے آمین

مرحوم نے اپنی یادگار چار بچے دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے بیوی بچوں کا خود محافظ ہو۔ اور ان کو احمدیت کے درخشندہ ستارے بنائے۔ نیز مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مدارج عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

آمد مسیح موعود کا مقصد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی آمد کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں۔ ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے۔ اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں۔ حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کر دوں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے۔ جو اب نابود ہو چکی ہے۔ اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا۔ جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۲)

(۲) "خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کروں۔ اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں۔ چنانچہ میں نے سب کچھ بتا دیا۔ اور نیز میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں۔ اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں۔ اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے۔ کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مرتبت پر رکھتا ہے۔ اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیاوی اسباب پر ہے۔ یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ پر اور عالم آخرت پر نہیں ہے۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیح نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا۔ اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی۔ اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے۔ سو میں بھیجا گیا ہوں۔ کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے۔ اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے۔ کہ پھر آسمان زمین کے نزدیک ہوگا۔ بعد اس کے کہ بہت دور ہو گیا تھا۔ سو میں انہی باتوں کا مجدد ہوا اور یہی کام ہیں۔ جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۲۵۳ و صفحہ ۲۵۶)

خاکسار محمد عبد الحق مجاہد گنج مغلپورہ

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۴۷ء

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا انشاء اللہ

لاہور ۱۲ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ میں یہ اعلان فرمایا۔ کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب معمول

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار)

کو قادیان اور لاہور دونوں مقامات میں منعقد ہوگا (انشاء اللہ تعالیٰ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اصل جلسہ تو وہی سمجھا جائے گا۔ جو قادیان میں مقیم احمدی وہاں پر منعقد کریں گے۔ لاہور کا جلسہ اس کا ظل اور اس کی تائید میں سمجھا جائے گا۔ اور اس امر کے خلاف بطور احتجاج منعقد کیا جائے گا۔ کہ ایک ایسی جماعت کو اس کے مقدس مذہبی مرکز سے محروم کر دیا گیا ہے۔ جو ہمیشہ حکومت وقت کی وفادار اور پرامن رہی ہے۔ اسی سلسلے میں حضور نے بیرونجات کے احباب کو فوری ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:- (۱) اس جلسہ میں بیرونجات سے مستورات کو آنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ سوائے انکے جو اپنی رہائش اور خوراک کا خود انتظام کر سکیں۔ (۲) سلسلہ کی طرف سے ۲ ہزار مہمانوں کی رہائش اور خوراک کا انتظام کیا جائے گا۔ اور یہ تعداد جماعتوں میں بحصہ رسدی تقسیم کر دی جائیگی۔ (۳) دو ہزار کی اس تعداد کے علاوہ جو احباب لاہور میں اپنی رہائش اور خوراک کا خود انتظام کر سکتے ہوں۔ وہ جلسہ میں شریک ہونے کے لئے آ سکتے ہیں۔

شیخ ظفر حسن صاحب امیر جماعت سامانہ کو اطلاع

قبلہ والد شیخ ظفر حسن صاحب امیر جماعت احمدیہ سامانہ ریاست پٹیالہ فوراً خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر اپنی خیریت سے مطلع فرمائیں۔ خاکسار معہ والدہ و بچوں کے بخیریت ڈیڑھ دو ماہ سے کراچی پہنچ گیا ہوں۔ اور ملٹری ہسپتال کراچی کینٹ میں مقیم ہوں۔ اگر کسی صاحب کو محترم والد صاحب کے بارے میں معلوم ہو وہ فوراً خاکسار کو پتہ ذیل پر اطلاع بخشیں۔ خاکسار انوار احمد کلرک حوالدار سامالوجی ملٹری ہسپتال کراچی کینٹ

میں کیونکر احمدی ہوا؟

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ بندہ موضع لنگری ضلع جالندھر کا رہنے والا ہے۔ میں احمدیت کا سخت مخالف تھا۔ میرا لڑکا امیر الدین ۱۹۳۱ء میں آپ کی بیعت میں داخل ہو گیا تھا۔ اور میں امیر الدین اور اس کی بیوی بچوں کو ناقابل برداشت تکالیف دیتا رہا۔ بعض دفعہ اپنے لڑکے امیر الدین کو جوتوں سے بھی مارا کہ احمدیت سے باز آکر ہم لوگوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ مگر باوجود اتنی سختیوں کے اس نے میرے آگے اُف تک نہیں کی۔ بلکہ میری خدمت کرتا رہا اور دعاؤں میں مشغول رہا۔ دو دفعہ جلسہ سالانہ پر بندہ کو قادیان لے گیا۔ گو قادیان کے حالات اور احمدیوں کی نیکی دیکھ کر دل پر گہرا اثر ہوا۔ مگر دل میں قبض رہی۔ غفلت کی وجہ سے حضور کی بیعت کی توفیق نہ مل سکی۔ آج مورخہ ۱۱/۴۷ کو خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرتا ہوا۔ آپ کی جماعت میں شامل ہوتا ہوں اور بیعت کا خط لکھ رہا ہوں۔ حضور اقدس بندہ کی بیعت کو قبول فرماویں۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میرے سابقہ گناہوں کو معاف فرما دے۔ اور مجھے حضرت مسیح الموعودؑ کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ اور میرے خاندان اور بیوی بچوں کو بھی احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تین مہینے کی مصیبتوں کے بعد جو ہم پر ہماری شامت اعمال کی وجہ سے پڑی ہیں۔ صحیح وسلامت مغربی پنجاب میں اپنے اس لڑکے امیر الدین کے پاس آگیا ہوں۔ اور یہاں سے ہی بیعت کا خط لکھ رہا ہوں۔ اس لڑکے کے اخلاق اور خدمت کا مجھ پر گہرا اثر ہے۔ بہ نسبت دوسرے لڑکوں کے اللہ تعالیٰ اس کو اجر عظیم عطا فرما دے۔ اور اس نے مجھے ہر طرح سے تبلیغ کی کہ جس کی وجہ سے مجھے احمدیت نصیب ہوئی ہے۔

پس حضور اقدس میرے لئے دعا فرماویں کہ خداوند کریم خاتمہ بالخیر کرے۔ اور استقامت عطا فرمائے آمین

خاکسار شہاب الدین معرفت امیر الدین احمدی شورکوٹ

عہدہ داران و باثر و بارسوخ احباب کی توجہ کے لئے

بے شک اس وقت تک جن مجاہدین تحریک جدید کے وعدے دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کے حضور کے پیش ہو چکے ہیں۔ وہ اضافہ کے ساتھ ہیں۔ مگر گذشتہ سالوں میں وعدوں کی جو برق رفتاری اور سرعت پیدا ہوتی رہی ہے۔ اس میں کچھ کمی ہے چنانچہ آج کی تاریخ تک گذشتہ سال اور اس سال کے وعدوں میں ۲۶½ فی صدی کی کمی ہے اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ جماعتوں کے عہدیداران اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کو مزید توجہ اور کام میں چستی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ دفتر اول اور دفتر دوم کے وعدوں کے کرنے میں خاص توجہ فرماویں۔ نہ صرف اس کمی کو جلد سے جلد پورا فرماویں۔ بلکہ حسب معمول اس میں گذشتہ سال کے مقابلہ میں بیس فیصدی کا اضافہ کریں۔ عہدہ داران اور با رسوخ و با اثر احباب کو خاص توجہ دینی چاہیئے نیز فہرست کے تیار کرنے میں یہ امر بھول نہ جائے کہ ہر مجاہد کا وعدہ اس کے گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ہو

براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کو تو حضور کا خطبہ پڑھ کر خود ہی اپنا وعدہ لکھ کر حضور کے پیش کر لینا چاہیئے۔

یہ بھی یاد رہے کہ بعض جماعتوں کی فہرستوں میں وعدہ کرنے والوں کے پورے پتے نہیں دیئے جاتے۔ حالانکہ اس میں انکا ہی فائدہ ہے۔ اگر دفتر وکیل المال تحریک جدید میں ہر معطی کا پورا پتہ ہوگا۔ تو انہیں براہ راست بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات جو اس خصوص میں آئیں گے۔ ارسال کر کے توجہ دلائے گا۔ تا وعدہ کرنے والے حضور کے کلمات طیبات سے مستفیض ہوں۔ اور وعدے جلد از جلد پورے بھی کریں۔

پس وعدوں میں ہر ایک معطی کا پورا پتہ لکھا جائے جس پر خط و کتابت ہو سکے۔ اس بات کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ ہندوستان اور مشرقی پنجاب سے جو جماعتیں پاکستان میں آ گئی ہیں۔ پاکستان کی جماعتوں کے عہدیداران اور با اثر احباب کو چاہیئے کہ وہ ان کو اپنی جماعت میں باقاعدہ شامل کر کے ان کے دفتر اول اور دفتر دوم کے وعدے لیں اور ہر ایک جماعت نئے نو مسلموں کو دفتر دوم کے سال چہارم میں شامل کرنے کی پوری جدوجہد کرے کیونکہ دفتر دوم کے وعدے تحریک جدید کی ضرورت کے مقابل پر کوئی نسبت نہیں رکھتے۔ اس لئے کارکنان کو توجہ کی ضرورت ہے۔

وکیل المال تحریک جدید

جماعت احمدیہ سکندرآباد دکن کی تبلیغی سرگرمیاں

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سکندرآباد دکن نے ماہ اخاء/نبوت میں انفرادی طور پر ۱۵۰ تبلیغی خطوط حیدرآباد دکن، پاکستان، ہندوستان میں ارسال کئے۔ لٹریچر قیمتاً -/۱۱/۴۲ اور مفت -/۱۱/۲۳ کا روانہ کیا گیا۔ تین اشخاص نے بیعت کی۔ الحمد للہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے ایک کتاب انعامی چیلنجوں کے متعلق تصنیف فرمائی۔ اور [illegible] Teachings (۹ ایڈیشن) اور اسلامی اخلاق مصنفہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم رضی اللہ دو دو ہزار شائع کیں۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد، یادگیر، سکندرآباد کے وفود کو لٹریچر قیمتی -/۲۱۴ روپے دیا گیا

غیر احمدیوں و غیر مسلموں کو اخبار الفضل اور سلسلہ کا دیگر لٹریچر دیا جاتا رہا۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد نے ۱۲-۱۳ نومبر کو سالانہ جلسہ کیا۔ جو خدا کے فضل سے اچھا کامیاب رہا۔ ہندو، مسلم سب نے شرکت کی۔ یہ جلسہ احمدیہ جوبلی ہال میں ہوا۔ سیٹھ علی محمد صاحب ایم اے نے نماز کی حقیقت پر انگریزی میں ایک کتاب تصنیف کی۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے تبلیغی اغراض کے لئے ایک اخبار "وفادار" ہفتہ وار سکندرآباد سے شائع فرمایا ہے۔ نیز ایک کتاب "اسماء القرآن فی القرآن" بھی تصنیف فرمائی۔ خدام الاحمدیہ نے ۱۸ اجلاس کئے۔ انصار اللہ کے دو اجلاس ہوئے۔ لجنہ اماء اللہ نے تین اجلاس کئے۔ ۴۰ میل کا ایک تبلیغی دورہ بھی کیا گیا جس میں مولوی عبد المالک خان صاحب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیری نے بھی شرکت کی۔

(یوسف احمد الہ دین احمدی سکرٹری تبلیغ و مال سکندرآباد دکن)

جزائر لکادیپ اور مالدیپ

لکادیپ (لکھشادیپ) کے معنی ایک لاکھ جزائر کے ہیں۔ یہ ایک لاکھ جزائر کا مجموعہ ہے۔ لیکن آبادی کے قابل صرف تیرہ جزائر ہیں۔ جن میں تقریباً پچاس ہزار لوگ بستے ہیں یہ جزائر ہندوستان کے مغربی ساحل کی بندرگاہ کالی کٹ سے ۵۰ میل اور سمندر سے شروع ہو کر تقریباً ۲۰۰ میل دور سمندر کے اندر تک پھیلے ہوئے ہیں لکادیپ کے جزائر کے نیچے سیلون کے پاس مالدیپ کے جزائر واقع ہیں۔ یہ جزائر تعداد میں لکادیپ سے زیادہ ہیں۔ اور آبادی بھی زیادہ ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ یہ بہت مالدار جزائر ہیں۔ یہاں ناریل۔ کیلا۔ سپاری۔ خشک مچھلی موتی۔ اور قیمتی پتھر کثرت سے ملتے ہیں۔ لکادیپ میں ناریل۔ کیلا۔ سپاری۔ گھونگے اور سیپ بہت بڑی مقدار میں دستیاب ہوتے ہیں ان دونوں جزائر کے باشندے تمام کے تمام مسلمان ہیں۔ ان کا پیشہ ماہی گیری اور تجارت ہے بہترین قسم کے ملاح ہیں چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں اپنا سامان رکھ کر سینکڑوں میل سمندر کا سفر کرتے اور تجارت کرتے ہیں

بحری حیثیت سے یہ جزائر اہم جگہوں پر واقع ہیں مشرق وسطیٰ سے مشرق بعید کے بحری راستے ان جزائر میں سے گذرتے ہیں۔ کراچی سے چٹاگانگ جانے کیلئے انہیں جزائر میں سے گذرنا پڑتا ہے

بمبئی سے ہندوستان کی دوسری بندرگاہوں تک جانے کے لئے بھی جہازوں کو انہیں جزائر میں سے گذرنا پڑتا ہے

ملک کی حفاظت کے لئے یہ قدرتی قلعوں کا کام دیتے ہیں۔

پاکستان کو چاہیئے کہ وہ ان جزائر کو اپنے ساتھ ملانے کی پوری کوشش کرے۔ جو کہ اہل جزائر کے لئے عین خوشی کا موجب ہوگا اور پاکستان کے لئے بے شمار فوائد کا موجب جن کا اس کو مستقبل میں اچھی طرح احساس ہو جائے گا۔

F 1181

گرین وچ کی رصدگاہ

لنڈن۔ گرین وچ کی رصدگاہ کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہے۔ لیکن اب اس رصدگاہ کو ہرس مونیشو (سسکس) میں لیجایا جا رہا ہے۔ بڑی دوربین کو جو اس رصدگاہ کی جان ہے۔ اتارا جا چکا ہے ڈاکٹر رابرٹ اٹکنسن کا خیال ہے۔ کہ اس کام پر چند مہینے صرف ہونگے آپ نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ ہرس مونیشو میں رصدگاہ کا قیام عملی اور سائنسی زاویہ نگاہ سے زیادہ مفید رہیگا۔ گرین وچ کی رصدگاہ کو چارلس دوم نے ۱۶۷۵ء میں بنوایا تھا۔ یہ رصدگاہ برطانیہ کا قدیم ترین سائنسی ادارہ ہے (رب اس)

مخلصین اب بھی قادیان کی زمینوں کے خریدار ہیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رتن باغ لاہور

میں نے اپنے ایک الفضل میں شائع کردہ نوٹ میں ذکر کیا تھا۔ کہ بعض کمزور طبع لوگ موجودہ حالات کی وجہ سے گھبرا کر قادیان کی خرید کردہ زمینوں کو ضائع شدہ خیال کرنے لگ گئے ہیں۔ اور اپنی ادا کردہ قیمت کو امانت قرار دے کر اس کی واپسی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ میں نے اپنے نوٹ میں بتایا تھا کہ ایسا مطالبہ نہ صرف کاروباری اصول کے مطابق غلط اور ناجائز ہے۔ بلکہ دینی لحاظ سے بھی ایمانی کمزوری کی علامت ہے۔ کیونکہ اس مطالبہ میں در اصل یہ شبہ مخفی ہے کہ ایسے لوگوں کے نزدیک قادیان کی واپسی مشکوک ہے۔ حالانکہ جیسا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے ہمیں انشاء اللہ قادیان ضرور واپس ملے گا۔ اور اس کے متعلق ترقی کے وعدے بھی ضرور پورے ہوں گے۔ میرے اس نوٹ کے جواب میں مجھے کئی دوستوں نے لکھا ہے۔ اور بعض نے زبانی کہا ہے کہ ہمیں خدا کے فضل سے قادیان کے واپس ملنے اور اس کی ترقی کے وعدوں کے متعلق کامل یقین ہے اور ہم اس وقت بھی اس بات کے لئے بخوشی تیار ہیں کہ اگر کوئی شخص قادیان میں اپنا قطعہ زمین یا مکان فروخت کرتا ہو تو اسے خرید لیں۔ مجھے ان دوستوں کی اس پیشکش سے بہت خوشی ہوئی۔ یہ لوگ سچے مومن ہیں۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور ایمان اور اموال میں برکت عطا کرے اور وہ اور ان کی اولادیں قادیان کی ترقی سے پورا پورا فائدہ اٹھانے والی ہوں۔ آمین یا رب العالمین (خاکسار مرزا بشیر احمد آف قادیان)

گھریلو ضروریات کے لئے مربے چٹنیاں شربت تیار کرنے کی تعلیم

مغربی پنجاب کے محکمہ زراعت کے فروٹ سیکشن میں گھریلو ضروریات کے لئے مربے چٹنیاں تیار کرنے کی تعلیم بذریعہ مثال و تجربہ دینے کا انتظام موجود ہے۔ یہ تعلیم دینے والا عملہ اس سلسلے میں صوبے کا دورہ کرنے والا ہے اور مختلف مقامات پر تین تین چار چار دن قیام کر کے اس فن کی تعلیم دے گا۔ اور مختلف موسمی سبزیوں اور پھلوں سے ہر قسم کے مربے جیلیاں۔ چٹنیاں اور شربت تیار کرنے کا ڈھنگ سکھائیگا۔ اس مقصد کے لئے کھانڈ۔ پھل۔ سبزیوں۔ ایندھن اور برتنوں کا انتظام ان حضرات کے ذمے ہوگا جن کی دعوت پر یہ عملہ ان کے شہر میں جائیگا۔ اس عملے کو مدعو کرنے والے حضرات کو ضروری اشیاء کی مفصل فہرست کے مطابق اس مقصد کے لئے چینی کا پرمٹ بھی مہیا کیا جائے گا۔ جو اصحاب ان تعلیمی کورسوں سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ حسب منشاء تاریخ مقرر کر کے کم از کم پندرہ دن پہلے فروٹ سپیشلسٹ صاحب مغربی پنجاب لائل پور کو مطلع کریں۔

شاہی پاکستانی ہوائیہ کیلئے بھرتی

یکم دسمبر ۱۹۴۷ء سے ہوا بازوں کی ٹریننگ کے لئے شہریوں کی بھرتی شروع ہوگئی ہے۔

مدت ملازمت وہی ہوگی۔ جو زمانہ امن میں تھی۔ یعنی نو سال کی باقاعدہ سروس اور اس کے بعد چھ سال کی سروس بطور "ریزرو"۔ باقاعدہ ساری سروس کی مدت کو چھ سال تک مزید بڑھایا جا سکتا ہے۔ تاکہ سروس کی کل مدت اکیس سال ہو جائے۔

سابق ہوا بازوں کو جنہیں ان کی اپنی خواہش کے مطابق ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے قبل شاہی ہندوستانی ہوائیہ سے سبکدوش کر دیا گیا تھا۔ اور جو اب شاہی پاکستانی ہوائیہ میں بھرتی ہونا چاہتے ہیں۔ انہی کاموں پر لگایا جائے گا۔ جن میں وہ پہلے کام کرتے تھے امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ پاکستان میں اپنے قریب کے بھرتی کے دفتر میں حاضر ہوں۔ شہری امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ میٹرک پاس ہوں یا انہوں نے اس کے مترادف کوئی امتحان پاس کیا ہو۔ اس کے علاوہ ان کی عمر اٹھارہ سے لے کر ۲۸ سال تک ہونی چاہیئے (ائیر ہیڈ کوارٹر۔ پاکستان پشاور ۲۲ نومبر ۱۹۴۷ء)

خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

اس سے قبل دو مرتبہ بذریعہ الفضل مجالس خدام الاحمدیہ کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ وہ اپنے سالانہ انتخابات کرا کر حسب دستور امیر یا پریذیڈنٹ صاحب مقامی کی رپورٹ کے ساتھ بصیغۂ راز مرکز میں بھجوا دیں۔ مگر ابھی تک بہت ہی کم مجالس نے اس طرف توجہ دی ہے۔ حالانکہ یہ نہایت ہی ضروری کام ہے۔

مجالس پاکستان کی از سر نو تنظیم بہت ہی جلد ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اب ہی کام کا اصل وقت ہے اور یہی وہ وقت ہے۔ جس کے لئے دس سال سے خدام کو تربیت دی جا رہی تھی۔ گزشتہ تبادلہ آبادی کے ہنگامہ میں پاکستان میں بہت سی نئی مجالس قائم ہو چکی ہیں۔ جن کے متعلق مرکز کو ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ہے۔ کہ وہ کہاں کہاں ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا میں جملہ جماعتہائے احمدیہ کے عہدیداران سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ سلسلہ کے نوجوانوں کی تنظیم اور تربیت میں میری مدد فرمائیں۔ اور اپنے علاقہ کے ہر گاؤں ہر شہر کے پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر کے نوجوانوں کو جمع کر کے مجلس خدام الاحمدیہ قائم کریں۔ اور قائد مجلس کا انتخاب کرا کر مرکز میں اطلاع فرمائیں۔ تا مرکز ان سے آئندہ براہ راست خط و کتابت کر سکے۔

اس سلسلہ میں یہ امر بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ نئے منتخب شدہ قائد کو ہدایت کر دی جائے۔ کہ وہ فوری طور پر جملہ احمدی نوجوانوں کی جو اس کی مجلس کے رکن ہوں ایک مکمل فہرست مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ مرکز میں بھجوا دیں۔

۱ نام۔ ۲ ولدیت۔ ۳ عمر۔ ۴ تعلیم۔ ۵ پیشہ۔ ۶ مکمل پتہ۔ ۷ آمد ماہوار۔ ۸ چندہ خدام الاحمدیہ ماہوار۔ ۹ کس قسم کا تجربہ رکھتے ہیں۔ ۱۰ کیفیت

یہ فہرست جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ مرکز میں بھجوا دی جائے۔ مقامی عہدیداران خود بھی اس بارہ میں توجہ فرمائیں۔ اور عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ کو بھی تاکید فرماتے رہیں کہ وہ یہ معلومات مرکز میں جلد بھجوا دیں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ [illegible] میکلوڈ روڈ لاہور)

اسقاط حمل کا مجرب علاج

حب اطہر (رجسٹرڈ)

جن کے حمل گر جاتے ہوں۔ یا پیدا ہو کر مندرجہ ذیل امراض سے مر جاتے ہوں۔ سبز سفید دست قے ہیضہ۔ پھوڑے۔ پھنسیاں۔ بدن پر چھالے دہر باد۔ خسرہ۔ تو ہر کی یا مسان کی۔ بخار۔ مرگی۔ نمونیا۔ سوکھا۔ بخار۔ جس سے بچہ کے بدن پر صاف ہڈی اور چمڑہ ہی رہ جاتا ہے۔ ان کے لئے حب اطہر اکسیر ہے۔ یہ گولیاں چالیس سال کی تجربہ شدہ ہیں۔ اور بفضل خدا اس کے استعمال سے ہزاروں بے چراغ گھر اب بچوں کے چراغوں سے روشن ہیں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست پیدا ہو کر والدین کیلئے راحت قلب ہوتا ہے۔ مکمل خوراک گیارہ روپے قیمت فی تولہ عہ یکمشت منگوانے پر [illegible] روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز معرفت
چوہدری محمد شریف محمد حسین
آڑھتی پرانی غلہ منڈی گوجرانوالہ

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی آف قادیان

ایک نہایت ضروری اعلان

احباب اکرام کو معلوم ہے کہ ہم پریسین کمپنی کو وسیع پیمانے پر چلانے کے لئے کوشاں تھے اور اسے لمیٹڈ کمپنی کی صورت میں مفید بنانا چاہتے تھے کہ اس دوران میں ہم قادیان سے پاکستان آنے پر مجبور کر دئے گئے۔ اب ہم یہاں پاکستان میں دوبارہ کام شروع کرنیکا انتظام کر رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اپنے کام کے لئے ہمیں کافی مشینری مل جائیگی۔ کچھ جدید مشینری اور انجنیئرنگ مشورہ اور دیگر انتظامات کے لئے میں خود انگلستان پہنچ گیا ہوں۔ اس لئے ان جملہ احباب کو جنہوں نے حصص خریدنے کی درخواست بھجوائی تھی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ [illegible] فی حصہ کے حساب سے اپنے حصص جات کی رقوم پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی آف قادیان کے حساب میں صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ جن دوستوں نے یہ پانچ روپیہ فی حصہ نہ بھجوایا ان کے ریزرڈ حصص منسوخ شمار کئے جائینگے۔ براہ کرم حساب میں رقم بھجواتے وقت دفتر کو بھی مطلع فرمائیں تاکہ ریکارڈ میں درج ہو سکے

(صاحبزادہ حضرت) مرزا شریف احمد
پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی آف قادیان جودھامل بلڈنگ

پاکستان کو برطانیہ کیطرف سے طبی امداد

لاہور ۱۲ دسمبر۔ ہز ایکسیلنسی سر فرانسس موڈی گورنر پنجاب کی اپیل پر جو کہ ٹائمز لنڈن میں شائع ہوئی تھی۔ بہت سے طبی رضاکاروں نے پاکستان میں پناہ گزینوں کی طبی امداد کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ حکومت پاکستان نے ان رضاکاروں میں سے ۲۵ ڈاکٹروں اور ۲۵ نرسوں اور ۱۰ سابق فوجی افسروں کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت ان کو سفر خرچ اور گذارے کے الاؤنس بھی دے گی۔

اس وقت تک ایک سابق فوجی افسر اور دو ڈاکٹر پہنچ چکے ہیں۔ اور مغربی پنجاب میں کام کر رہے ہیں۔

ہندوستان کے تعلقات جنوبی افریقہ سے استوار نہ ہوسکے

جنرل سمٹس کا گفتگو سے انکار

نئی دہلی ۱۲ دسمبر۔ آج انڈین اسمبلی میں پنڈت نہرو نے حکومت کی طرف سے تمام کارروائی جو اس نے اب تک جنوبی افریقہ میں ہندوستان کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں کی ہے پڑھ کر سنائی۔ آپ نے بتایا کہ مجلس اقوام نے فیصلہ کیا کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کو وہی حقوق ملنے چاہئیں۔ جو بین الاقوامی دستور سے ہر ملک کے باشندوں کو ملتے ہیں۔ ہم دونوں حکومتوں نے درخواست کی کہ وہ اس مسئلہ پر گفتگو کر کے فیصلہ کر لیں اور اس کی اطلاع مجلس اقوام کو دیں۔ پنڈت نہرو نے بتایا کہ جنرل سمٹس نے اس فیصلہ کی بنا پر گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ کہ ہندوستان پہلے پہلے تجارتی تعلقات کو قائم کرے۔ اور اپنا سفیر جنوبی افریقہ میں بھیجے۔ مجلس اقوام نے پھر دوبارہ جنوبی افریقہ سے درخواست کی۔ کہ وہ ہندوستان سے گفتگو کر کے کوئی تسلی بخش فیصلہ کر لے مگر جنوبی افریقہ نے اس بنا پر گفتگو کرنے سے پھر انکار کر دیا۔ ان کے اجلاس میں ہندوستان کے وفد نے پھر اس مسئلہ کو پیش کر دیا کہ مجلس اقوام نے جنوبی افریقہ پر اظہار افسوس ظاہر کرتے ہوئے درخواست کی ہے۔ کہ وہ ہندوستان سے بین الاقوامی دستور کی بنیاد پر گفتگو کرے۔ اور اس راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں پاکستان کو بھی شامل کرے۔ اور اس کانفرنس کے نتائج سے مجلس اقوام کے جنرل سیکرٹری کو مطلع کرے۔ جو مجلس اقوام کے سامنے اس کو پیش کر دے گا۔ (ا۔ پ)

سکیورٹی بل کیخلاف مظاہرے

کلکتہ ۱۱ دسمبر۔ آج مغربی بنگال کی اسمبلی میں کانگرس پارٹی نے سکیورٹی بل پر بحث کو غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا۔ اس سے پہلے کمیونسٹ پارٹی کے ایک ممبر نے ہاؤس میں پولیس کی مذمت میں ایک رائے پیش کی۔ کہ ہاؤس نے مظاہرین پر کیوں لاٹھی چارج کیا۔

صوبہ کانگرس کے صدر نے جنرل کونسل آف بنگال ٹریڈ یونین کے اس حکم کی سخت مذمت کی ہے جس میں اس نے دوکانداروں سے سکیورٹی بل کے خلاف ہڑتال منانے کو کہا گیا ہے۔

آج کل یہاں کے سکولوں اور کالجوں میں طلباء کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ سیاسی لیڈروں نے طلباء کو نصیحت کی ہے۔ کہ وہ اس شور وغیرہ کو چھوڑ کر اپنی تعلیم میں توجہ دیں۔ (ا۔ پ)

اقلیتوں کیلئے خوشگوار فضا پیدا کرنی چاہیئے

کانگرس پارٹی کی قراردادیں

کراچی ۱۲ دسمبر۔ صوبہ کانگرس پارٹی نے ایک ریزولیوشن میں سندھ حکومت کی پبلک سیفٹی آرڈیننس کی سخت مذمت کی ہے۔ کہ اس کو اقلیت کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔ کانگرس پارٹی نے شکایت کی ہے۔ کہ سندھ میں ان کے مکانوں اور دکانوں پر زبردستی قبضہ کر لیا گیا ہے۔ پارٹی نے کہا کہ حکومت کا عمل اس کے اعلان کے مطابق نہیں۔

ایک دوسرے ریزولیوشن میں دونوں ڈومینین کی حکومتوں سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ ایسی فضا پیدا کی جائے۔ کہ اقلیتیں اپنے وطن میں رہ سکیں۔ مگر اگر پھر بھی کوئی آدمی دوسری ڈومینین میں جانا چاہے۔ تو اس کو پہنچانے اور پھر اس کے بسانے کے انتظامات کئے جائیں۔ (ا۔ پ)

قصور کے مسلمانوں کا کشمیر ریلیف فنڈ میں ایک لاکھ روپے کا عطیہ

راولپنڈی ۱۲ دسمبر۔ مجلس حریت کشمیر نے کشمیر کی آزاد فوجوں کے ہاتھ بٹانے کے لئے پاکستان سے کشمیریوں کو منظم کرنے میں کوشاں ہیں قصور کے مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے کشمیر فنڈ میں ایک لاکھ روپے کا گراں بہا عطیہ خان ممدوٹ کی خدمت میں پیش کیا۔ ایک اور بیان میں مجلس نے عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ان کشمیریوں کی امداد کے لئے دل کھول کر چندہ دیں۔ جو ظالم ڈوگرہ فوج کے ہاتھوں لٹ کر دربدر ہو چکے ہیں۔ اور شدید سردی کے موسم میں تن ڈھانپنے کے لئے کپڑے کو ترس رہے ہیں۔ ایک اور بیان میں مجلس حریت کشمیر کے صدر میر واعظ محمد یوسف نے پاکستان کے لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ یہ نہایت ہی خوشی کا مقام ہے۔ کہ پاکستان کے لوگوں میں اپنے کشمیری بھائیوں کی امداد کے لئے بے پناہ جذبہ موجود ہے۔ اور وہ ہر ممکن ذریعہ سے ان کی مدد کر رہے ہیں۔ جس کے لئے کشمیری ہمیشہ ان کے ممنون احسان رہیں گے۔ آخر میں آپ نے پاکستان کے لوگوں سے کپڑے اور ادویات مہیا کرنے کی خاص طور پر اپیل کی۔ (ا۔ پ)

تنخواہ میں اضافہ کا مطالبہ

لاہور ۱۲ دسمبر۔ مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد کے محکمہ ڈاک وتار کے ملازمین کا ایک اجلاس آج لیفٹیننٹ کرنل فیض احمد فیض کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ سے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ پے کمیشن کی سفارشات کو بہت جلد عملی جامہ پہنائے۔ ورنہ موجودہ مہنگائی کے پیش نظر بیچارے ملازمین کی جانوں پر بن جائے گی۔ (ا۔ پ)

روزنامہ "آفاق" ایک ماہ کے لئے بند کر دیا گیا

لاہور ۱۲ دسمبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت روزنامہ "آفاق" لاہور کی اشاعت ایک ماہ کے لئے بند کر دی ہے۔ (ا۔ پ)

سندھ سے ہندو کیوں بھاگ رہے ہیں

کراچی ۱۲ دسمبر۔ پروفیسر گھنشام سوداسانی نے ایک بیان میں کہا۔ کہ سندھ سے ہندوؤں کے بھاگنے کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ انہیں یہ وہم ہے۔ کہ ۱۹۴۸ء اپریل کے بعد پاسپورٹ سے ہی آمد و رفت ہوگی۔ اس خیال کو تقویت اس بات سے ہوئی۔ کہ حکومت پاکستان ۳۰ اپریل کو اور ہندوستان کے بہت سے معاہدات ختم ہو جائیں گے۔

حکومت پاکستان کے عملہ کا انخلاء

کراچی ۱۲ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت کے جن ملازمین نے پاکستان کا انتخاب کیا تھا۔ انہیں ان کے گھرانوں سمیت مشرقی پاکستان پہنچانے کا کام حکومت پاکستان کے تبدیلی کے ادارہ نے تقریباً مکمل کر لیا ہے۔

کشمیر کی جنگ آزادی

راولپنڈی ۱۲ دسمبر۔ مسٹر محمد المعلم ایڈیٹر الف س قاہرہ نے کراچی روانہ ہونے سے قبل الوداعی پیغام میں کہا کہ میں مڈل ایسٹ میں جا کر پروپیگنڈا کی مہم شروع کروں گا۔ میں اپنے عرب بھائیوں کو اس جنگ کے بہادرانہ کارنامے بتاؤں گا۔ جو آزادی کی خاطر کشمیری مسلمان لڑ رہے ہیں۔ آپ نے ایک گفتگو کے دوران میں کہا۔ جو کچھ میں نے محاذ پر دیکھا ہے وہ آزاد فوجوں کی اولوالعزمی اور جانفشانی تھی باوجود اس کے کہ ان کے پاس اسلحہ کافی نہ تھا۔ اور ان کا دشمن بڑی بھاری جمعیت اور طاقت کے ساتھ تھا۔ وہ میدان کارزار میں نہایت شجاعت کے کارنامے دکھا رہے ہیں۔ میں نے آزاد حکومت کے لیڈروں سے گفتگو کی ہے۔ وہ اس قدر پر جوش تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ خطرناک سے خطرناک ہتھیار بھی خواہ ایٹم بم ہی ہو ہمارے ارادوں کو شکست نہیں کر سکتا۔ مجھے ان کی کامیابی کی بہت امید ہے۔

کشمیر میں آزاد فوجیں داد شجاعت دے رہی ہیں

کراچی ۱۲ دسمبر۔ مصری اخبار نویس مسٹر المعلم محاذ کشمیر کے مشاہدہ کے بعد کراچی پہنچ گئے ہیں آپ ۱۵ دسمبر کو قاہرہ روانہ ہو جائیں گے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ جسے فلسطین میں عربوں کی کامیابی کا شک ہو۔ وہ محاذ کشمیر پر جا کر دیکھ لے کہ مسلمان کس شجاعت اور ہمت سے اپنے مقصد کو حاصل کر رہے ہیں۔ (ا۔ پ)

دنیا کی کوئی طاقت ہمارے جذبۂ حریت کو پامال نہیں کر سکتی (مجاہدین کشمیر)

ہندوؤں کا پاکستان سے بھاگنا بیوفائی کا مظاہرہ ہے

کراچی ۱۳ دسمبر۔ حکومت سندھ نے اس پالیسی کے ماتحت کہ سندھ سے بلا وجہ بھاگنے والے ہندوؤں کو روکا جائے۔ ڈپٹی کمشنروں کو حکم جاری کیا ہے جس میں ہندو ملازمین کو تنبیہہ کی گئی ہے کہ انہوں نے اپنے خاندان ہندوستان بھیج کر حکومت پاکستان سے بیوفائی کا ثبوت دیا ہے۔ ایسے ملازمین جب تک معقول وجہ نہ بتائیں۔ انہیں ملازمت سے برطرف رکھا جائے۔ نیز کچھ عرصہ کے لئے ان کی ترقی رخصت بھی بند کر دی جائے۔ (ا ۔ پ)

پشاور میں فلیگ ڈے

پشاور ۱۲ دسمبر۔ یہاں پر ۱۵ دسمبر کو فلیگ ڈے منایا جا رہا ہے۔ اس دن مدارس کے طلبا اساتذہ اور لڑکیاں قائد اعظم ریلیف فنڈ کے لئے چندہ جمع کریں گی۔ اور فلیگ بھی بیچے جائیں گے۔ اس دن کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوششیں ہو رہی ہیں۔ (او ۔ پی ۔ آئی)

سٹرلنگ قرضہ کیلئے مذاکرات

کراچی ۱۲ دسمبر۔ حکومت برطانیہ کا ایک وفد سٹرلنگ قرضہ کے متعلق پاکستان اور ہندوستان سے گفتگو کرنے کے لئے آج کراچی پہنچ جائے گا۔ اس ضمن میں مذاکرات پہلے کراچی میں ہوں گے اور پھر دہلی میں۔

پاکستان میں فرانسیسی سفیر

کراچی ۱۱ دسمبر۔ حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ حکومت فرانس نے موسیو ریلیون مارشل کو پاکستان میں سفیر کے عہدہ پر مقرر کیا ہے۔ (ا ۔ پ)

سرحد پاکستان پر تجارت کی ممانعت

لاہور ۱۲ دسمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ہندوستان اور پاکستان کی سرحد پر تاجروں کا مبادلہ اشیاء ممنوع قرار دے دیا ہے۔ آپ نے کہا۔ اس قسم کی تجارت کے لئے آئندہ پرمٹ جاری کئے جائیں گے اور صرف مخصوص اشیاء کی تجارت کی اجازت ہو گی۔ (ا ۔ پ)

مسلمانوں کا گاندھی جی سے تحریری وعدہ

ہم پاکستان میں غیر مسلموں کی حفاظت کی خاطر اپنی جان تک قربان کر دیں گے

نئی دہلی ۱۱ دسمبر۔ آج گاندھی جی کی پرارتھنا میں ایک شخص نے آپ سے درخواست کی۔ کہ قرآن (مجید) کی جو آیات پرارتھنا کے موقع پر تلاوت کی جاتی ہیں۔ ان کا بیان فرمائیں۔ گاندھی جی نے ان آیات کا ترجمہ سناتے ہوئے بتایا۔ کہ ان میں عبادت کرنے والا اپنے اللہ سے جو رحمٰن ہے۔ التجا کرتا ہے۔ کہ وہ اس کو ملعون شیطان کے پنجوں سے چھڑا لے۔ اور اللہ فیصلے کے دن کا مالک ہے اللہ ایک ہے۔ اس کا کوئی لڑکا نہیں۔ اور نہ ہی وہ کسی کا لڑکا ہے۔ دعا کے آخر میں عبادت کرنے والا اللہ سے درخواست کرتا ہے۔ اس کو اس سے وہ راستہ دکھائے جس پر اس کے محبوب لوگ چلے ہیں۔ پھر گاندھی جی نے کہا کہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ پھر مسلمانوں نے ایسے افعال کیوں کئے جو ان آیات کے منافی ہیں۔ گاندھی جی نے کہا۔ کہ میں جواباً کہوں گا۔ کہ کیا آج عیسائی بائیبل کی تعلیم پر کاربند ہیں۔ اور کیا ہندو اپنے اصولوں پر عمل کرتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ تمام مسلمان برے نہیں۔ اور نہ ہی تمام ہندو اچھے ہیں۔

صوبہ یو۔ پی کے چار افراد مغربی پنجاب میں امن کا دورہ کرنے گئے تھے۔ واپس آکر انہوں نے گاندھی جی کو یقین دلایا ہے۔ کہ پاکستان میں اب فضا اچھی ہو رہی ہے۔ اور غیر مسلم لوگ لاہور میں جا کر رہ سکتے ہیں۔ اور وہ غیر مسلموں کے ساتھ خود جانے کو تیار ہیں۔ اور وہ وہاں رہیں گے جب تک ان کی مستقل رہائش کا انتظام نہ ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ان غیر مسلموں کی خاطر اپنی جان تک قربان کر دیں گے۔ اگر پاکستان میں ان پر کسی قسم کا حملہ ہو۔ گاندھی جی کی درخواست پر انہوں نے لکھ کر مندرجہ ذیل تحریر دی۔ جو پرارتھنا میں پڑھ کر سنائی گئی۔

۱۔ مغربی پنجاب کی حکومت کی خواہش ہے۔ کہ جو غیر مسلم وہاں پر رہ رہے ہیں۔ وہ اپنی جگہ نہ چھوڑیں اور وہیں پر رہیں۔

۲۔ حکومت نے ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ غیر مسلموں کو واپسی پر ان کی جائداد واپس مل جائیں گی۔

۳۔ جو غیر مسلم مغربی پنجاب میں واپس آئیں گے حکومت ان کو پوری حفاظت اور کاروبار کرنے کی سہولتیں مہیا کرے گی۔

۴۔ اگر باوجود ان تمام کوششوں کے غیر مسلم واپس آنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ تو اس کو اپنی جائداد کو تبدیل کرنے اور بیچنے کا پورا پورا اختیار ہو گا۔

۵۔ حکومت فسادی لوگوں کو عبرت ناک سزائیں دے رہی ہے۔ اور پوری احتیاط برتی جا رہی ہے کہ ایسے اتفاقات پھر رونما نہ ہوں۔ وفد نے لوگوں اور حکومت کو غیر مسلموں کی حفاظت کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار کر لیا ہے۔ نیز امن وفد کے ممبران غیر مسلموں کے ساتھ خود چلنے کے لئے تیار ہیں۔ اور وہ ان کو وہاں لے جائیں گے۔ اور ان کی حفاظت میں اپنی جان تک دے دیں گے اور واپس نہیں آئیں گے۔ جب تک ان کے رہنے کا محفوظ اور خاطر خواہ انتظام نہ ہو جائے۔

اس کے بعد ایک ہندو نے کھڑے ہو کر بتایا۔ کہ فساد کے زمانے میں وہ لاہور میں رہا ہے۔ اور اس کا ایک ریسٹورنٹ تھا۔ جس میں روزانہ ایک ہزار آدمی آتے تھے۔ اور اس نے دیکھا۔ کہ حکومت بدامنی کو بالکل ختم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس نے غیر مسلموں سے درخواست کی۔ کہ جلد واپس لاہور چلیں گاندھی جی نے کہا۔ کہ اگر یہ سب کچھ درست ہے۔ تو وہ بالکل مطمئن ہو جائیں گے۔ مگر ان دو شخصوں کا بیان ممبران امن وفد عملی طور پر صحیح ثابت ہونا چاہیئے۔ گاندھی جی نے کہا۔ کہ وہ غور کریں گے۔ کہ اس معاملہ میں کیا کیا جائے۔ (ا ۔ پ)

پانچسال کیلئے موجودہ نظام ہی رہے

کراچی ۱۲ دسمبر۔ کراچی کاٹن ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ پانچسال کے عرصہ کے لئے ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں میں تعلقات جوں کے توں رہیں۔ پاسپورٹ کی پابندی نہ ہو دونوں جگہ شہری حقوق برابر رہیں۔ کرنسی اور کسٹم بھی ایک ہی رہنے (ا ۔ پ)

پاکستان کا طبی سامان

کراچی ۱۲ دسمبر۔ پاکستان کے حصے کا طبی سامان جو ریڈ کراس سوسائٹی نے دونوں حکومتوں کو دیا تھا۔ کچھ لاہور پہنچ چکا ہے باقی کو بہت جلد لانے کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ اس سامان کا کل وزن ۱۸۰ ٹن بتایا جاتا ہے اور قیمت قریباً ۱۰ لاکھ روپے۔ (ا ۔ پ)

کمشنر لاہور کی اپیل!

لاہور ۱۲ دسمبر۔ لاہور کی سرحد پر موضع للیانی میں نماز جمعہ کے بعد مسٹر عبد الرحیم کمشنر لاہور نے تقریر کرتے ہوئے اپیل کی۔ کہ آپ لوگوں کو صحیح اسلامی روح جو انصار اور مہاجرین میں پائی جاتی تھی۔ اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے ہجرت کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ مدینہ کے لوگوں نے اپنے ستم رسیدہ بھائیوں کو کس طرح خندہ پیشانی سے اپنے ہاں ٹھہرایا اور ان کی ہر ضرورت کو پورا کیا۔ آپ لوگوں کا بھی یہ اہم مقدس فرض ہے۔ کہ آج پھر اس مثال کو زندہ کر دیں۔ (ا ۔ پ)

ہالینڈ اور پاکستان کی تجارت

کراچی ۱۲ دسمبر۔ ہالینڈ سے ایک تجارتی وفد پاکستان۔ ہندوستان۔ سیلون برما۔ اور ملایا کی تجارتی وسعتوں کا مشاہدہ کرنے کے لئے آیا ہے تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھا سکے۔ وفد کے قائد نے کہا۔ کہ حکومت ہالینڈ کو لمبے ریشے والی روئی جوٹ۔ چمڑا اور کھالوں کی ضرورت ہے۔ (ا ۔ پ)

اچھوت فیڈریشن کا جلسہ

لاہور ۱۲ دسمبر۔ شیڈولڈ کاسٹ فیڈریشن کا ایک جلسہ ۲۰ دسمبر کو سیالکوٹ میں منعقد ہو گا۔ جس میں فیڈریشن کی اصلاح اور فلاح و بہبودی کے مسائل پر بحث کی جائے گی۔ (ا ۔ و ۔ پی)

برمی ہائی کمشنر کا استقبال

ڈھاکہ ۱۲ دسمبر۔ برمی ہائی کمشنر برائے پاکستان کے اعزاز میں آج پارٹی دی گئی۔ جس میں بڑے بڑے افسران کے علاوہ گورنر بہادر نے بھی شرکت کی۔ (ا ۔ و ۔ پی)

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کی تقریر

کراچی ۱۲ دسمبر۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے کراچی میں طلباء کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ پاکستان کے نوجوانوں کو ہر وقت چار بنیادی اصول پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ ۱۔ ایمان۔ ۲۔ عمل صالح۔ ۳۔ صداقت کی اشاعت۔ ۴۔ صبر اور استقلال۔